ساؤل کے بُرے رویے کا حل (حصہ ۱۶)

مصنف: ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز　　　　مترجم: ڈاکٹر فیاض انور

داؤد نے جب ساؤل بادشاہ کی دُوسری بار جان بخشی کی اور ساؤل نے پھر اُس کا پیچھا کرنے اور اُس کی جان لینے سے کنارہ کرلیا، لیکن داؤد نے اُس پر بھروسا نہ کیا۔ جب ساؤل جبعہ میں اپنے گھر کو واپس لوٹا تو داؤد نے فلسطین کی سرزمین کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ ہم ۱۔سموئیل ۲۷: ۱،۲ میں پڑھتے ہیں،

''اور داؤد نے اپنے دل میں کہا کہ اب میں کسی نہ کسی دن ساؤل کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گا۔ پس میرے لیے اِس سے بہتر اور کچھ نہیں کہ میں فلستیوں کی سرزمین کو بھاگ جاؤں اور ساؤل مجھ سے نا اُمید ہو کر بنی اسرائیل کی سرحدوں میں پھر مجھے نہیں ڈھونڈے گا۔ یوں میں اُس کے ہاتھ سے بچ جاؤں گا۔ سو داؤد اُٹھا اور اپنے ساتھ کے چھ سو جوانوں کو لے کر جات کے بادشاہ معوک کے بیٹے اکیس کے پاس گیا۔''

یہ بات نہایت قابلِ غور ہے کہ داؤد اِس سے پہلے بھی جات کے شہر کو گیا تھا (۱۔سموئیل ۲۱: ۱۰)، لیکن چوں کہ وہ وہاں اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا تھا اِس لیے وہاں سڑی پن کا بہانہ کیا اور جلد ہی واپس یہوداہ کی سرزمین کو لوٹ آیا۔ لہٰذا داؤد کا جات کو واپس آنا اِس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ یہوداہ اور زیف کی سرزمین میں اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتا تھا۔

اِس بار داؤد نے جات کے بادشاہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرلیا اِس لیے اُسے وہاں سیاسی پناہ گزین کے طور پر پناہ مل گئی۔ شاید جات کے بادشاہ نے سنا ہو کہ ساؤل داؤد کو مار ڈالنا چاہتا ہے، اِس لیے اُس نے سمجھا کہ اب فلستیوں کو داؤد سے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ سو داؤد اور اُس کے جوانوں نے اپنے خاندانوں کو بھی اپنے پاس بلا لیا تاکہ وہ صقلاج میں اُن کے ساتھ رہیں جو کہ جات سے تیس میل دُور ایک قصبہ تھا۔ یہ صحرائے نقب میں یہوداہ کی سرحد کے جنوب میں واقع ہے۔ ۱۔سموئیل ۲۷: ۳۔۶ میں لکھا ہے،

''اور داؤد اور اُس کے لوگ جات میں اکیس کے ساتھ اپنے اپنے خاندان سمیت رہنے لگے اور داؤد کے ساتھ بھی اُس کی دونوں بیویاں یعنی یزرعیلی اخینوعم اور نابال کی بیوی

کرملی ابیجیل تھیں۔ سو اکیس نے اُس دن صقلاج اُسے دیا۔ اِس لیے صقلاج آج کے دن تک یہوداہ کے بادشاہوں کا ہے۔"

نبوتی مثل

داؤد مسیح کی نبوتی مثل ہے، داؤد کے چھ سو مرد اور اُن کے خاندان اُس ابتدائی کلیسیا کی نبوتی تصویر تھے جو ساؤل کی ایذا رسانی کے باعث بکھر گئی تھی (اعمال ۸:۱)۔

چھ سو کا عدد اپنے آپ میں "دُنیا" کی علامت ہے، کیوں کہ یونانی کے لفظ کوسموس ("دُنیا" یا "دُنیا کا نظام") کی عددی قیمت چھ سو ہے۔ برسوں بعد جب داؤد بادشاہ بنا تو اُس نے اروناہ (اُرنان) کے کھلیہان کو بیل چاندی کی پچاس مثقالیں دے کر خرید لیا (۲۔سموئیل ۲۴:۲۴) اور بعد میں اُس نے چھ سو مثقال دے کر اُس کی پوری قیمت ادا کی (۱۔تواریخ ۲۱:۲۵)۔ پچاس پنتکست کا عدد ہے اور چھ سو دُنیا کا عدد ہے۔

بعد میں اِسی کھلیہان پر سلیمانی ہیکل کو تعمیر کیا گیا، جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ "گھر سب لوگوں کی عبادت گاہ کہلائے گا" (یسعیاہ ۵۶:۷، ۱۔سلاطین ۸:۴۱، ۴۲)۔ یہ ہیکل صرف اسرائیلیوں کے لیے دُعا کا گھر نہیں تھی۔ اور نہ ہی اِس ہیکل میں کوئی ایسی دیوار تھی جو اسرائیلیوں کو غیر قوموں سے جدا کرتی تھی۔

یہ دونوں قیمتیں اِس بات کی علامت ہیں کہ خُدا کا گھر صرف پنتکست کے ایمان دار کے لیے نہیں بلکہ یہ سب لوگوں کے لیے ہے۔ یسوع کے زمانے کی ہیکل میں غیر قوموں اور عورتوں کو خُدا کے قریب آنے کی اجازت نہیں تھی، اُنھیں بیرونی صحن تک محدود رکھا جاتا تھا، لیکن داؤد کی ہیکل کا نبوتی نمونہ ظاہر کرتا ہے کہ خُدا کا حقیقی مقدس (افسیوں ۲:۲۰-۲۲) سب لوگوں کو خُدا تک رسائی کا مساوی حق عطا کرتا ہے۔

داؤد کے چھ سو آدمی اِس حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں۔ اُنھوں نے نہ صرف اپنے خاندانوں کو یہوداہ کی سرحد سے باہر آباد کیا، بلکہ چھ سو کا عدد اِس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ مسیح کی خوش خبری یہوداہ (اور اسرائیل) کی سرحدوں سے باہر تک جائے گی۔ یہ بات داؤد کے زمانے میں ساؤل کی ایذا رسانی کے سبب سے پوری ہوئی اور دوبارہ اعمال ۸:۱ میں ساؤل کی ایذا رسانی کے وسیلے پوری ہوئی۔

ساؤل کی تبدیلی کے بعد جب اُس نے اپنے نئے عہد کا نام (پولس) حاصل کیا تو خُدا نے اُس سے کہا، "میں تجھے غیر قوموں کے پاس دُور دُور بھیجوں گا" (اعمال ۲۲:۲۱)۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا نے ساؤل کی

ایذا رسانی کو استعمال کیا تا کہ مسیح کی خوش خبری سرحدوں کے پار پوری دُنیا تک پہنچ سکے۔ پرانے عہد کے زمانے میں خُدا کے کلام کی سچائی زیادہ تر اسرائیل کی سرزمین تک محدود رہی جو کہ اُس بہتر ملک کا عکس اور نمونہ تھا جسے ابرہام نے دیکھا تھا (عبرانیوں ۱۱:۱۶)۔

فلستی داؤد کی وفاداری کرتے ہیں

یقیناً داؤد نے صقلاج میں اپنے قیام کے دوران فلستیوں کو خوش خبری سنائی ہوگی۔ اِس کی تصدیق اِس بات سے ہوتی ہے کہ کئی سالوں بعد جب ابی سلوم نے داؤد کے تخت پر قبضہ کیا تو اُس وقت چھ سو فلستی داؤد کے وفادار رہے۔ جب داؤد یروشلیم سے نکل گیا تو اُس کے ساتھ چھ سو فلستی تھے جو اُس کے وفادار محافظ تھے۔ ہم ۲۔سموئیل ۱۵:۱۸-۲۱ میں پڑھتے ہیں،

> ’’اور اُس کے سب خادم اُس کے برابر سے ہوتے ہوئے آگے گئے اور سب کریتی اور سب فلیتی اور سب جاتی یعنی وہ چھ سو آدمی جو جات سے اُس کے ساتھ آئے تھے بادشاہ کے سامنے آگے چلے۔ تب بادشاہ نے جاتی اِتی سے کہا تو ہمارے ساتھ کیوں چلتا ہے؟ تو لوٹ جا اور بادشاہ کے ساتھ رہ کیوں کہ تو پردیسی اور جلاوطن بھی ہے۔ سو اپنی جگہ کو لوٹ جا۔ تو کل ہی تو آیا ہے سو کیا آج میں تجھے اپنے ساتھ اِدھر اُدھر پھراؤں جس حال کہ مجھے جدھر جا سکتا ہوں جانا ہے؟ سو تو لوٹ جا اور اپنے بھائیوں کو ساتھ لیتا جا۔ رحمت اور سچائی تیرے ساتھ ہوں۔ تب اِتی نے بادشاہ کو جواب دیا خُداوند کی حیات کی اور میرے مالک بادشاہ کی جان کی قسم جہاں کہیں میرا مالک بادشاہ خواہ مرتے خواہ جیتے ہوگا وہیں ضرور تیرا خادم بھی ہوگا۔‘‘

نبوتی نقطہ نظر سے یہ چھ سو آدمی جو جات سے آئے تھے کلیسیا کی تصویر کشی کرتے ہیں جو اُس وقت مسیح یسوع کے وفادار رہے جب کائفا نے ابی سلوم کا کردار ادا کرتے ہوئے اُس کے تخت پر قبضہ کیا۔ وہ جاتی کیوں اِس قدر داؤد کے وفادار ہوئے؟ ہمیں کلامِ مقدس میں اِس کے بارے میں نہیں بتایا گیا، لیکن جب داؤد نے کہا، ’’تم تو کل ہی آئے ہو‘‘ تو اِسے لفظی معنوں میں لینا دُرست نہیں۔ یہ اِس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ یہ جاتی حال ہی میں اسرائیل میں آئے تھے اور غالباً جات کے بادشاہ نے اُنھیں دجون جو کہ اُن کا قومی دیوتا تھا

اُس کی برگشتگی کی وجہ سے جلاوطن کر دیا تھا۔

اگرچہ داؤد کی جلاوطنی اور صقلاج میں اُس کی پناہ گزینی اور اُن چھ سو فلستیوں کی یروشلیم جلاوطنی کے درمیان ایک لمبا تاریخی فاصلہ ہے، لیکن ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ اِس بات کی پیشین گوئی ہے کہ خوش خبری اُن غیر اقوام کے لوگوں کو بھی سنائی گئی جو یسوع مسیح کے وفادار تھے۔ اِتی نام کے معنی ''میرے ساتھ'' ہیں، یعنی یا تو وہ داؤد کے ساتھ وفادار تھا یا پھر اِس سے مراد ''یہوواہ میرے ساتھ'' ہے۔ یقیناً وہ داؤد کے ساتھ وفادار تھا، مگر امکان غالب ہے کہ اُس کا نام اسرائیل کے خُدا سے اُس کی وفاداری کو ظاہر کرتا ہو۔

صقلاج میں قیام کا عرصہ

۱۔سموئیل ۲۷: ۷ میں لکھا ہے،

''اور داؤد فلستیوں کی سرزمین میں کل ایک برس اور چار مہینے تک رہا۔''

پھر داؤد نے جنوب کے علاقے کی کچھ اقوام پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ فلستیوں کی حدود کو وسیع کر سکے۔ اِس بات نے اکیس بادشاہ کو یقین دلایا کہ داؤد پر بھروسا کیا جا سکتا ہے، کیوں کہ ہم ۱۔سموئیل ۲۷: ۱۲ میں پڑھتے ہیں،

''اور اکیس نے داؤد کا یقین کر کے کہا کہ اُس نے اپنی قوم اسرائیل کو اپنی طرف سے کمال نفرت دلا دی ہے سو اب ہمیشہ یہ میرا خادم رہے گا۔''

یا تو اکیس اِس بات سے بے خبر تھا یا اُسے اِس بات کا یقین نہیں تھا کہ داؤد ساؤل کی جگہ اسرائیل کا بادشاہ بننے والا ہے۔ اِس لیے اُس کا خیال تھا کہ داؤد ہمیشہ فلستین میں رہے گا اور اُس کی خدمت کرتا رہے گا۔ لیکن ساؤل کی سلطنت بڑی تیزی سے گراوٹ کا شکار ہو رہی تھی۔ اُس وقت تک داؤد نے چھ سو وفادار فلستیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا جو شاید اُس کے چھ سو مردوں کے ساتھ مل کر جنوب کی جنگوں میں اُس کا ساتھ دیتے تھے۔

اگلا باب بیان کرتا ہے کہ ساؤل اپنی آخری جنگ میں مارے جانے سے ایک رات قبل عین دور کی ایک جادوگرنی سے صلاح لینے جاتا ہے۔ لہٰذا ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ داؤد کی فلستین میں جلاوطنی جلد ختم ہونے والی تھی اور اُس وقت وہ تیس برس کا ہو چکا تھا۔